خیبر پختونخوا میں اصول حدیث پر کئے گئے کام کا تعارفی مطالعہ

An Introductory study of the works on the Sciences of HadiÏh in Khyber Pakhtunkhwa

ڈاکٹر محمد اسماعیل *
ڈاکٹر نجیب زادہ **

Abstract :

Hadith as a branch of knowledge has commenced in the sacred era of the Holy Prophet ﷺ. After the departure of the Holy Prophet ﷺ the best persons of the Muslim Ummah rendered their services for the service of Hadith. As a result, the knowledge of Hadith grew and it progressed in the diverse fields of the knowledge. The diversity of the knowledge encompassing the diverse fields of knowledge, and it is termed as usool -ul- Hadith (Principles of Hadith).The knowledge of hadith has been adorned with varieties of style, modernity, innovation and diversity of topic. The scholars of Khyber Pakhtunkhwa have written many worth mentioning books in the footprints of the scholars of the subcontinent.

The writer has knowledge of twenty six books of principles of hadith, some of them are published while some other are unpublished, written by the scholars of Khyber Pakhtunkhwa. This study will introduce the scholars of Khyber Pakhtunkhwa, their books and manuscripts, and their speeches delivered in their localities. The purpose of this study is to gather and compile the information about the services rendered by the scholars of this area. This study will highlight the work done by the scholars of Khyber Pakhtunkhwa in the field of principles of hadith. Moreover, this study will suggest different fields of principles of hadith for the researchers to explore and extend the existing knowledge of hadith.

Key Words: Khyber Pakhtunkhwa, Principles of Hadith, Usool ul Hadith, Hadith.

*اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج اوگی، مانسہرہ
**لیکچرار، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور

موضوع تحقیق کا تعارف

علمائے اسلام نے خدمت قرآن مجید کے بعد علوم الحدیث کی خدمت کو سب سے افضل علمی مشغلہ قرار دیا ہے۔ علوم الحدیث دو کلمات سے مرکب ہے۔ حدیث سے مراد رسول اللہ ﷺ کی گفتگو اور آپ ﷺ کا کلام، بلکہ آپ ﷺ سے متعلق ہر بات حدیث کہلاتی ہے، جبکہ علوم علم کی جمع ہے اور علم کے معنی جاننے کے ہیں اور ایسی فہم و بصیرت کے ہیں جس سے زندگی کی تاریک راتیں روشن ہو جائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :﴿وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾[1] (رسول برحق کی تعلیم ایسی ہے) جو انہیں (انسانوں کو) تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے آتی ہے)۔ اسی طرح موطا امام مالک کی روایت ہے کہ "علم روشنی ہے[2] "یعنی علم انسان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے۔

"معرفت حدیث کے اصول وضوابط اور انواع واقسام کا بیان علوم الحدیث یا اصول حدیث کہلاتا ہے"[3]۔

اس کی تاسیس رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں ہو گئی تھی کہ آپ ﷺ نے خود احادیث یاد کرنے، پھیلانے اور بحفاظت اگلی نسلوں تک پہنچانے والے کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی[4]۔ چنانچہ اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے احادیث کے ذخیرے کو محفوظ رکھنے کی غرض سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، محدثین عظام، اسماء الرجال سے تعلق رکھنے والے مؤرخین و ناقدین اور فقہ و استنباط کے فقہاء کرامؒ نے ہر دور میں اس زمانے کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے احادیث و سنن کی حفاظت، تدوین اور استنباط کا فریضہ احسن طریقے سے سرانجام دیا۔ اس امت کے بہترین افراد نے اپنی اعلیٰ صلاحیتں خدمت حدیث کے لئے صرف کر دیں، جس کے نتیجے میں مباحث پیدا ہوتے گئے اور شاخ در شاخ ہوتے چلے گئے اور یوں اس علم حدیث کا ہر پہلو وقت مستقل علم کی صورت اختیار کرتا گیا اور ہر پہلو میں اس قدر توسع کر چکا ہے کہ اگر علم حدیث کا طالب علم علم حدیث کے کسی ایک پہلو پر ساری زندگی بھی صرف کر دے تو کبھی بھی اس کی انتہاء تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اسی تنوع کی وجہ سے اسے علوم الحدیث کے نام سے موسوم کر دیا گیا[5]۔ مولانا زاہد الراشدی رقم طراز ہیں:

"گذشتہ چودہ صدیوں میں سے کسی بھی صدی میں ان حوالوں سے ہونے والے علمی کام کو سامنے رکھ لیں تو اس میں سابقہ طریق کار سے مختلف اسلوب نظر آئے گا، جدت دکھائی دے گی اور تنوع کے نئے افق ہماری نگاہوں کے سامنے آئیں گے"۔[6]

اسی تناظر میں خیبر پختونخوا کا خطہ بھی اہمیت کا حامل ہے جہاں علوم دینیہ اور خصوصاً علم حدیث پڑھنے کا رجحان

برصغیر کے دوسرے خطوں سے زیادہ پایا جاتا ہے اور اب تک یہ رجحان برقرار ہے۔ علم حدیث کی طرف ایسے واضح رجحان کی وجہ سے یہاں تصنیفی لحاظ سے بھی حدیث کے میدان میں قابل قدر خدمات انجام دی گئیں ہیں۔ دیگر علوم کی طرح علوم الحدیث اور اصول حدیث میں بھی خیبر پختونخوا کے علماء نے قابل قدر کتب تالیف فرمائیں۔ ذیل کی سطور میں علوم حدیث کے حوالے سے یہاں کے علماء کی تصنیفی خدمات کا جائزہ پیش کا جائے گا اسی تحریری لٹریچر میں اسی کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

موضوع تحقیق پر ہونے والے سابقہ کام کا جائزہ

حدیث فہمی کے حوالے سے جو مفید کام سامنے آیا ہے ان میں اس موضوع پر پاکستانی جامعات میں کوئی جامع تحقیق تو نہیں ہوئی، البتہ جزوی طور پر چند ایک مقالات میں علمائے خیبر پختونخوا کا اصول حدیث پر لیے جانے والے کام کا ذکر ملتا بھی ہے وہ تفصیلی نہیں۔ اسی طرح خصوصیت سے خیبر پختونخوا میں اصول حدیث پر ہونے والے علمی کام سے متعلق کوئی کام سامنے نہیں آیا ہے۔

موجودہ کام کی افادیت

موضوع تحقیق پر سابقہ کام کو دیکھتے ہوئے اس امر کی ضرورت تھی کہ خیبر پختونخوا میں اصول حدیث پر کام کرنے والے ان عظیم محسنوں کے احوال اور ان کے علمی کام پر کوئی تحقیقی کام منصہ شہود پر آئے تاکہ خیبر پختونخوا میں اس سلسلے میں کیے گیے کام کو اور بھی پذیرائی حاصل ہو اور دینی مدارس، یونیورسٹیوں اور کتب ورسائل کی سطح پر ہونے والا کام نکھر کر یکجا و منظم طور پر سامنے آجائے۔ اس حوالے سے جو معلومات اکھٹی کی گئیں ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. استجلاء البصر من شرح نخبة الفكر، مؤلف: مولانا عبدالعزیز عثمانی ھزاروی[7]

استجلاء البصر من شرح نخبة الفكر اصول حدیث کے باب میں ایک وقیع اضافہ ہے۔ یہ نخبۃ الفکر کی شرح کا اردو ترجمہ تشریح ہے۔ جو شعبان 1322ھ (1905ء) کو مطبع مفید عام لاہور سے شائع کی گئی، جو بڑے سائز کے 263 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ شرح نخبۃ الفکر کا نہایت اردو ترجمہ ہے جو مولوی عبدالعزیز نے کیا ہے8۔ اس کتاب کے سلسلے میں آپ کے خاندان تک بھی رسائی کی گئی تاہم یہ کتاب مل نہ سکی، اس لئے اس پر مزید کوئی تبصرہ و تجزیہ نہیں کیا جاسکتا۔

2. تحفة الباقی تحشية و شرح الفية العراقی (عربی)، مؤلف: مولانا محمد حسین ہزاروی[9]

تحفة الباقي شرح ألفية العراقي عربی زبان میں اصول حدیث سے متعلق تالیف ہے۔ یہ کتاب حافظ زین الدین بن الحسین العراقی متوفی 805ھ کی منظوم کتاب "ألفية العراقي" کی مختصر سی شرح ہے جو حاشیہ پر درج ہے۔ حاشیہ سمیت کتاب بڑے سائز کے 172 صفحات پر مشتمل ہے جو مطبع فاروقی دہلی سے 1300ھ میں طبع ہوئی ہے۔[10]

3. تصحيح النظر فی توضيح نخبة الفكر على مصطلح اهل الاثر، مؤلف: مولانا محمد حسین ہزاروی

یہ حافظ ابن حجر کی کتاب نزهة النظر شرح نخبة الفكر کی فارسی شرح ہے۔ یہ کتاب حافظ ابن حجر کی کتاب کی ایک اچھی شرح ہے۔ اس کتاب کی طباعت مطبع محمدی لاہور نے 1306ھ اور 1308ھ میں کی۔ جو 392 صفحات پر مشتمل ہے[11]۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا جائے تاکہ اس سے وہ لوگ بھی استفادہ کر سکیں جو فارسی زبان میں لکھ گئی ہے سے ناواقف ہیں۔

4. عمدة الأصول في حديث الرسول، مؤلف: قاضی غلام محمود ہزاروی[12]

عمدة الاصول اصول حدیث کے باب میں ایک مفید اضافہ ہے۔ مؤلف نے عربی زبان کا انتخاب قرآن، رسول اور اس کی وسعت کی وجہ سے کیا کتاب کے آغاز میں علم حدیث کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت بیان کی ہے۔ اس کے بعد حدیث کی تقسیم خبر واحد اور خبر متواتر کے لحاظ سے کی ہے۔ چونکہ اس میں عربی عبارات نہیں ہیں۔ اس لئے عام قاری بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور دو تعریفات انتہائی مختصر ہیں مثالیں اور حوالہ جات بھی نہیں ذکر کیے گئے۔ اردو سلیس ہونے کے باوجود اختصار اتنا زیادہ ہے کہ حدیث کے طلباء کو تشفی نہیں ہوتی[13]۔

5. درج الدرر فی اصول حديث خير البشر، مصنف: شاہ محمد غوث پشاوری 14، مترجم و شارح: صاحبزادہ حافظ علی احمد جان پشاوری[15]

درج الدرر شاہ محمد غوث کے عربی رسالہ "أصول حديث" کا ترجمہ و تشریح ہے۔ مصنف نے کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حصہ اول میں حدیث سے متعلق اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے بعد ایک باب میں اقسام حدیث کے تحت تمام اقسام کی وضاحت کی گئی ہے۔ اسی طرح محدثین کی حدیث کی نقل و روایت

میں احتیاط برتنے پر متعدد اقوال و واقعات نقل کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد ایک باب "أسماء الأبحاث الاصطلاحية في علم الحديث المصطفوية" کے تحت جامع، مسانید، معجم، اجزاء اور اربعین کی تشریح کی ہے۔ اسی طرح ضبط اسماء الرجال سے متعلق ایک باب ہے جس میں باہم مشابہ ناموں والے راویوں میں جو التباس ہوتا ہے۔ اسے رفع کرنے کے متعلق ضروری ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں استاد اور شاگرد کے لئے حدیث لکھنے اور پڑھنے کے آداب واقعات درج کیے گئے ہیں مشہور وضاع اور کتب حدیث کے طبقات کو بیان کیا گیا ہے۔ رسالہ کے حصہ ثانی میں چند ائمہ حدیث کے مختصر حالات بیان کیے گئے ہیں۔ جن کا تذکرہ شاہ محمد غوث نے رسالہ اصول حدیث میں کیا تھا۔ ائمہ حدیث میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام دار قطنی، امام حاکم، امام بیہقی اور خطیب بغدادی رحمہم اللہ شامل ہیں۔ آخر میں عربی رسالہ "اصول حدیث" مصنفہ شاہ محمد غوث پشاوری درج ہے جو کتاب کے ص 73 سے 85 تک ہے۔ اس رسالہ میں علم حدیث سے متعلق جملہ ضروری معلومات آگئی ہیں اور یہ علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کے لئے مفید ہیں لیکن مترجم نے ترجمہ کے دوران اصل اور شارح کی عبارت کے فرق کو ملحوظ نہیں رکھا ماتن اور شارح دونوں کی مساعی جمیلہ کو جدا کرنے کے لیے از سر نو محنت کی ضرورت ہے [16]۔

6. **أنوار النظر على شرح نخبة الفكر (اردو ترجمہ)، مترجم: مولانا سید انوار الحق کاکاخیل**[17]

أنوار النظر على شرح نخبة الفكر کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مترجم نے علامہ ابن حجر عسقلانی کی تالیف نخبۃ الفکر کے عربی حواشی کو اردو میں معمولی ردوبدل اور توضیح کے ساتھ جمع کیا ہے۔ طرز کتاب، ترجمہ اور حوالے کے لئے "نزہۃ النظر" کو سامنے رکھا گیا ہے۔ ترجمہ کرتے وقت اگرچہ ثقیل عربی الفاظ کم کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بعض جگہوں پر اردو ترجمہ میں عربی الفاظ اور محاورات کا استعمال کیا گیا ہے۔ جو ترجمہ سے استفادہ کے لیے مشکلات کا باعث ہے اتنا آسان نہیں، جس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے [18]۔

7. **اصول حدیث (پشتو)، مؤلف: مولانا سید گل بادشاہ**[19]

یہ مختصر رسالہ پشتو زبان میں اصول حدیث سے متعلق تحریر کیا گیا ہے۔ کتاب کی ابتداء میں حدیث کی مصطلحات کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے بعد سند کے اتصال اور انقطاع کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم کی گئی ہے۔ خبر واحد کی اقسام شرائط قبولیت، جرح و تعدیل اور محدثین کے مراتب وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔ یہ رسالہ 22 صفحات پر

مشتمل ہے۔ چونکہ عربی عبارتوں کو نقل نہیں کیا گیا ہے اس لئے عام قاری بھی اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ مختلف اصطلاحات کی تعریف کرتے ہوئے زیادہ اخذ تدریب الراوی سے کیا گیا ہے۔ مبتدی طلباء کے لئے اس کا پڑھنا اور یاد کرنا بہت مفید ہے[20]۔

8. **جواهر الأصول في مصطلح أحاديث الرسول**، مؤلف: مولانا عبد الرحمن مینوی[21]

یہ کتاب اصول حدیث کے موضوع پر نہایت وقیع کتاب ہے۔ فاضل مؤلف نے کتاب کے مباحث کو اٹھائیس فصول میں بیان کیا ہے اور ہر فصل کو جوہرہ کا نام دیا ہے۔ اصول حدیث پر لکھی جانے والی کتب میں یہ ایک بہترین اور عمدہ کتاب ہے اور اس میں مباحث مختصر اور جامع انداز میں انتہائی دلنشین طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسی طرح یہ کتاب ایسے نایاب اور قیمتی علمی نکات پر مشتمل ہے جو بیسیوں کتابوں کے مطالعہ سے بھی حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اس کتاب کے بارے میں مولانا عبد الرحمن کیمل پوری فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن مینوی کی کتاب جواہر الاصول کو بعض مقامات سے دیکھا، آپ نے نہایت عرق ریزی سے بکھرے ہوئے موتیوں کو یکجا جمع کر دیا ہے اور اہل علم پر عظیم احسان فرمادیا ہے[22]۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع فرماتے ہیں کہ یہ کتاب ان تمام ضروری مباحث پر مشتمل ہے جو علم حدیث سمجھنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں[23]۔ مولانا شمس الحق افغانی فرماتے ہیں کہ عبد الرحمان مینوی کی جواہر الاصول قیمتی فوائد پر مشتمل ہے اور علوم حدیث کے سلسلے میں منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اختصار کے ساتھ ایسے علوم و مباحث پر مشتمل ہے جو قاری کو متقدمین اور متأخرین کی بہت سی کتب سے مستغنی کرتی ہے[24]۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اسے دوبارہ تعلیق و تحقیق کے ساتھ شائع کیا جائے اور اس کا اردو ترجمہ کیا جائے تاکہ مشہور محدث کے مطالعہ کے علمی نچوڑ سے اہل علم کے ساتھ ساتھ اردو دان طبقہ بھی مستفید ہو سکے۔

9. **شرح مقدمہ صحیح مسلم**، مؤلف: مفتی نظام الدین شامزئی[25]

مقدمہ صحیح مسلم اصول حدیث کے موضوع پر عربی زبان میں لکھی گئی کتب میں سے بہت اہم تالیف ہے تاہم طلبہ دورہ حدیث اور اردو دان طبقہ اس سے استفادہ نہیں کر سکتا تھا، اس لیے اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے مفتی نظام الدین شامزئی نے اردو زبان میں اس کی شرح تالیف فرمائی، جو در خصوصیاج ذیل خصوصیات کی حامل ہے[26]:

1۔ اصطلاحات کی وضاحت عام فہم انداز میں کی گئی ہے۔

2۔ مقدمہ کے متکلم فیہ رجال پر تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔

3۔ اصول حدیث کے بنیادی مباحث کو شامل کیا گیا ہے۔

4۔ مسئلہ معنعن کی جامع اور دلنشین تعبیر کی گئی ہے۔

5۔ مشکل اور پیچیدہ عبارتوں کا بامحاورہ ترجمہ اور وضاحت کی گئی ہے۔

6۔ حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے۔

مقدمہ صحیح مسلم پر لکھی جانے والی کتب میں یہ ایک بہترین کتاب ہے اور بہت اچھے انداز سے اس میں مباحث کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ طلباء حدیث کے لئے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

10. **أحسن الخبر في مبادي علم الأثر**، مؤلف: مولانا محمد حسن جان شہید[27]

پاکستان کے مدارس میں دورہ حدیث کے طلباء کو حدیث کی ہر کتاب شروع کرنے سے پہلے علم حدیث کے مبادی پڑھائے جاتے ہیں۔ اسی طرح شیخ محمد حسن جان بھی دورہ حدیث کے طلباء کو حدیث کے مبادی پڑھاتے تھے۔ آپ کا انداز تدریس چونکہ بہت اچھا تھا اور طلباء کو یہ مباحث سہولت کے ساتھ ذہن نشین ہو جاتے تھے اور یاد کرنا بھی آسان ہوتا تھا، اس لئے آپ کے شاگردوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ کی تقریر کو ضبط کر کے اسے شائع کر دیا جائے۔ آپ نے اس تقریر کو خود اپنے قلم سے مرتب فرمایا اور اس کا نام احسن الخبر فی مبادی علم الاثر رکھا۔ یہ کتاب بہت ہی قیمتی مواد کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں علم حدیث کی تعریف، موضوع، غرض و غایت، لفظ حدیث، سنت اور خبر کی تحقیق، انواع حدیث، صفات رواۃ اور وصل و انقطاع کے لحاظ سے ان کی تقسیم، وجوہ تحمل حدیث، حجیت حدیث اور سنت کی شرعی حیثیت، تاریخ تدوین حدیث، صحاح ستہ کے مصنفین کے تراجم، بعض مشاہیر رواۃ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے تراجم جیسے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ علم حدیث کے بعض اہم مسائل مثلاً خبر واحد سے زیادۃ علی الکتاب، احتجاج بالمراسیل، مناط کی تینوں قسموں تحقیق، تخریج اور تنقیح پر تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔ علوم الحدیث میں یہ ایک قابل قدر اضافہ ہے، طلباء اور اساتذہ حدیث کے لئے ایک نادر علمی تحفہ ہے۔ اگر اس کی تخریج ہو جائے تو اس کی افادیت دوبالا ہو جائے گی[28]۔

11. **فتح المنعم شرح مقدمہ صحیح مسلم** (عربی)، تالیف: مفتی فرید زروبوی[29]

صحیح مسلم کے مقدمے حیثیت اہل علم میں مسلمہ ہے اسی اہمیت کے پیش نظر بہت سے اہل علم کی جانب سے اس کی شروحات لکھی گئی ہیں۔ مفتی محمد فرید کی اصول حدیث پر "فتح المنعم" کے نام سے کی گئی تالیف مختصر اور جامع

فوائد پر مشتمل ہے۔ فاضل مؤلف نے اس کے مباحث کو دس فوائد میں تقسیم کیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پہلا فائدہ: مصنف کے حالات

دوسرا: کتاب کا تعارف اور خصوصیات

تیسرا: صحیحین کے درمیان موازنہ

چوتھا: مؤلف نے امام مسلم تک اپنی سند

پانچواں: خطبے اور ضروری اصطلاحات کی وضاحت

چھٹا: دیباچہ اور ترغیب وترہیب کی وضاحت

ساتواں: امام مسلم کی شرائط

آٹھواں: شاذ اور منکر کی وضاحت

نواں: ثقات سے روایت کرنے اور متہمین سے روایت نہ کرنے کے ساتھ اور اس بدعت کے اقسام وضاحت کی گئی ہے۔

دسواں: عنعنہ اور اس سے متعلق آٹھ مسائل پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

ان فوائد کے ضمن میں اصول حدیث کے بعض اہم اور ضروری مباحث پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے[30]۔ یہ کتاب اہل علم اور طلبہ حدیث کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے اور علم حدیث کی لائبریری میں ایک وقیع اضافہ ہے۔ تاہم اس کتاب میں حوالہ جات کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے اگر اگلی اشاعتوں میں اس کی طرف توجہ دی جائے تو بہت مفید ہو گا۔

12. **دروس مسلم في تقرير مقدمة مسلم، افادات: شیخ الحدیث مولانا مفعور اللہ**[31]

یہ کتاب دراصل آپ کے مسلم شریف کے دروس کا مجموعہ ہے۔ جس کی ابتداء میں ایک ایسا معرکۃ الاراء مقدمہ ہے جسے کتاب کی حیثیت حاصل ہے اور اس پر بہت سے علماء حدیث نے کتابیں تحریر فرمائیں ہیں۔ آپ کا انداز تدریس محققانہ اور منطقیانہ ہے اس لئے آپ کے افادات کو عام کرنے کی غرض سے پہلے آپ کی تقریر کو کیسٹوں کے ذریعے ضبط کیا گیا پھر اس قیمتی اثاثے کو آپ کے صاحبزادے مولانا فضل غفور نے مرتب کر کے اردو زبان میں شائع کیا۔ یہ کتاب حدیث اور اصول حدیث کے ایسے نایاب اور قیمتی نکات پر مشتمل ہے جو بیسیوں

کتابوں کے مطالعہ سے بھی حاصل نہیں ہو سکتے۔ طلباء حدیث کے لئے یہ ایک انمول تحفہ ہے اور مقدمہ مسلم پڑھنے والوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ہی مفید ہے۔ اس میں مصنف کا متکلمانہ مزاج بہت ہی آشکارہ ہے۔ اس لئے طلباء حدیث اصول حدیث کو ایک نئے رجحان کے مطابق سمجھ سکتے ہیں[32]۔

13. **جواهر الأصول في مصطلح احاديث الرسول** (اردو ترجمہ) ،تالیف: مولانا عبدالرحمان مینوی،ترجمہ: مولانا محمد ادریس[33]

اس کتاب کا شمار اصول حدیث پر لکھی جانے والی بہترین اور عمدہ کتابوں میں ہوتا ہے۔ مباحث کو مختصر، جامع اور دلنشین طریقے سے بیان کیا گیا ہے، لیکن اردو دان طبقہ مشہور محدث کے علمی و قیمتی جواہرات سے استفادہ کرنے سے محروم تھا، چنانچہ مولانا ادریس نے اس ضرورت کو پورا کرتے ہوئے اس کتاب کا اردو ترجمہ کرتے ہوئے اردو دان طبقہ پر عظیم احسان فرمایا۔ یہ کتاب اصول حدیث کے اردو ادب میں ایک وقیع اضافہ ہے۔[34]

14. **أصول الحديث** (بزبان عربی)،مؤلف: مولانا مولانا محمد ادریس

اس کتاب کے بارے میں خود مؤلف رقمطراز ہیں کہ ہمارے ہاں کالج و یونیورسٹی میں ایم اے اسلامیات کے طلباء سال دوم میں علامہ ابن حجر عسقلانی کی کتاب نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر پڑھتے ہیں۔ یہ کتاب اگرچہ فن اصول حدیث میں ایک عمدہ کتاب ہے لیکن اس سے استفادہ ہر کس وناکس کا کام نہیں۔ اس لئے میں نے ان اصطلاحات کو واضح اور آسان الفاظ میں بیان کیا ہے تاکہ ہر وہ شخص جس کو علم حدیث سے معمولی سی مناسبت ہو وہ بھی اس سے استفادہ کر سکے[35]۔ یہ کتاب حدیث کی اہم اصطلاحات پر مشتمل ہے اور انداز بیان سلیس ہے۔ کتاب کے مرتب کرنے میں فاضل مؤلف نے زیادہ تر استفادہ ڈاکٹر صبحی صالح کی ''علوم الحديث و مصطلحه'' اور جمال الدین قاسمی کی کتاب ''قواعد التحديث'' سے کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں حدیث کی اقسام کو ایک جدول میں سمجھایا گیا ہے[36]۔ یہ کتاب اصول حدیث کے مبتدی طلباء کے لئے بہت مفید ہے۔ ایم اے اسلامیات کے طلبہ کے لیے '' نزهة النظر ''پڑھنے سے پہلے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہو گا۔

15. **تيسير مصطلح الحديث**،تالیف: ڈاکٹر محمود الطحان، اردو ترجمہ: اصطلاحات حدیث: مفتی محمد صدیق ہزاروی[37]

اصول حدیث کے عنوان پر تحریری خدمات کا جو تسلسل جاری ہوا '' تيسير مصطلح الحديث '' اس سلسلے کی

ایک زرین کڑی ہے۔ کتاب کا مطالعہ کرنے والا کوئی بھی شخص اس کتاب کی جامعیت کی گواہی دے گا۔
عربی آسان اور واضح ہونے کے باوجود ڈاکٹر صاحب کی اس شاہکار تصنیف سے عام اادمی کے لیے استفادہ مشکل تھا۔ اسے مزید نفع بخش بنانے کے لیے اس کے اردو ترجمہ کی ضرورت تھی۔ جسے مولانا محمد صدیق ہزاروی نے نہ صرف پورا کیا بلکہ اس کا حق ادا کیا یوں اصول حدیث کے اردو ادب میں ایک وقیع اضافہ منظر عام پر آیا[38]۔ اس کتاب کا مطالعہ عصری اور دینی اداروں کے طلباء کے لیے مفید ہے۔

16. **معرفة علوم الحديث**، مؤلف: ڈاکٹر ابو سلمان سراج الاسلام حنیف[39]

معرفۃ علوم الحدیث اپنے فن کی کتب میں ایک مفید اضافہ ہے۔ یہ کتاب علماء اور طلباء میں بہت زیادہ مقبول ہوئی ہے اور اسے خیبر پختونخوا کی یونیورسٹیوں نے اپنے اسلامیات کے نصاب میں شامل کیا ہے۔ اس کتاب پر ڈاکٹر تاج الدین ازہری نے ششماہی نقطہ نظر اسلام آباد میں یوں تبصرہ فرمایا ہے:

"عربی تالیفات کے اردو تراجم و شروح کے ساتھ اصول حدیث پر اہل علم مستقل بالذات کتابیں لکھ رہے ہیں۔ اس سلسلے کی ایک جدید کاوش ڈاکٹر ابو سلمان سراج الاسلام حنیف کی "معرفۃ علوم الحدیث" ہے۔ جناب مؤلف درس نظامی کے فاضل اور وفاق المدارس العربیہ کے سند یافتہ ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے پشاور یونیورسٹی سے اسلامیات میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی ہے۔ ان کے تعلیمی پس منظر اور تجربے کا عکس اس کتاب میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ مختصر یہ کہ جناب مؤلف نے اصول حدیث کے جملہ پہلوؤں کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے اور اپنی کوشش میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے مأخذ و مصادر کا پورے اہتمام سے ذکر کیا ہے۔ اس لئے تحقیق پسند قارئین اپنے طور پر ماخذ و مصادر سے رجوع کرنا چاہیں تو انہیں کوئی دقت نہیں ہو گی۔ معرفۃ علوم الحدیث املائی اغلاط سے بڑی حد تک پاک ہے جو مؤلف کی طرف سے نظر ثانی پر ہونے والی محنت کی دلیل ہے"[40]۔

یہ کتاب ایک مبسوط مقدمہ اور چودہ فصلوں پر مشتمل ہے، اس کتاب میں تقریبا ان تمام موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے جن کی طلبہ حدیث کو ضرورت ہوتی ہے[41]۔ اردو زبان کی یہ تصنیف طلبہ حدیث کی ضرورت کو پورا کرتی ہے اور اسلامی کتب خانہ میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔

17. **علم حدیث اور اس کا ارتقاء**، مؤلف: قاری روح اللہ محمد عمر المدنی[42]

یہ کتاب قاری روح اللہ مدنی کے علوم الحدیث پر دیے گئے لیکچرز کا مجموعہ ہے جسے "نیشنل انسٹیٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن" پشاور نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں ابواب و فصول نہیں ہیں البتہ 103 عناوین قائم کر کے ان پر

سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ کتاب کے آغاز میں علم حدیث کے بنیادی مباحث پر بحث کرنے کے بعد علم حدیث اوراس کے ارتقاء پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور اس سلسلے میں ان تمام علمی سرگرمیوں کا خلاصہ پیش کر دیا ہے جو ابتدائی تین سو سالوں میں انجام پائیں۔ اس کے بعد کتب حدیث کی اقسام اور اس قسم میں لکھی جانے والی بعض کتابوں کے نام پیش کئے گئے ہیں۔ اسی طرح تخریج الحدیث اوراس کے پانچ طریقوں پر تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔

کتاب کے آخر میں تحمل حدیث کے طرق، آداب، محدثین کی ذہانت اور مشہور محدثین کے واقعات، اور حدیث پر وارد ہونے والے قدیم و جدید شبہات کے عقلی و نقلی جوابات خصوصاً مشہور مصری منکر حدیث ڈاکٹر توفیق صدیقی کے شبہات کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ اس کتاب کو مرتب کرتے وقت مؤلف نے تقریباً تمام قدیم وجدید بنیادی مآخذ کو پیش نظر رکھا ہے 43۔

18. **مطالعہ حدیث**، مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی[44]

مطالعہ حدیث ایم اے علوم اسلامیہ کے لئے لکھی گئی ہے اور اس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ مطالعہ حدیث کی ایسی جہتیں اور پہلو متعارف کرائے جائیں جن سے طلبہ محدود وقت میں زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ اس کورس میں حدیث کے تین پہلوؤں (اصول حدیث، تاریخ حدیث اور متن حدیث) کا احاطہ کیا گیا ہے۔

کورس کے پہلے دو حصے اصول حدیث اور تاریخ حدیث جب کہ تیسرا حصہ متن حدیث سے متعلق ہے جس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان دو حصوں کی ترتیب و تدوین میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ طلبہ ان کتابوں سے باآسانی مستفید ہو سکیں اور ان کا مطالعہ کرنے کے بعد انہیں حدیث کے ادب کے ساتھ مناسبت پیدا ہو سکے[45]۔ یہ کتاب علوم حدیث کے طلبہ کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے اور حدیث کے ادب میں قابل قدر اضافہ ہے۔

19. **قواعد و مصطلحات حدیث**، مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

کسی بھی علم اور فن تک رسائی کے لئے اس فن کے بنیادی اصول، قواعد اور مصطلحات سے واقفیت ضروری ہوتی ہے۔ قواعد جانے بغیر کسی بھی فن میں کمال حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے بلکہ ایسے شخص کی معلومات ہمیشہ سطحی اور محو ہونے والی ہوتی ہیں۔

فن کے لیے قواعد کی مثال ایسی ہے جسطرح درخت کے لئے جڑیں ہوتی ہیں جس طرح درخت بغیر جڑوں کے پائیدار نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح فنی معلومات کے بغیر کوئی علم قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ہمارے علماء نے اصول و

قواعد پر بہت زور دیا ہے۔ یہ کورس حدیث میں تخصص کرنے والے ایم اے علوم اسلامیہ کے طلباء کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس کورس کی تدوین و ترتیب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ جتنے بھی اہم اور بنیادی موضوعات ہیں انہیں کورس میں شامل کیا جائے تاکہ تخصص کے طلباء جب بعد میں بڑی کتابوں کا مطالعہ کریں تو انہیں کسی بھی پہلو سے دقت اور مشکل محسوس نہ ہو۔ اس کورس کی پہلی جلد حدیث و علم حدیث، حجیت سنت، مطالعہ حدیث، علم الاسناد کی اہمیت ، تحمل حدیث ،اقسام حدیث ، مصطلحات حدیث ، خبر متواتر اور خبر واحد کی حجیت کے مباحث مشتمل ہے، جب کہ دوسری جلد حدیث مرسل، روایت الحدیث بالمعنی، اقسام کتب حدیث، اصول الدرایۃ، ناسخ و منسوخ فی الحدیث، اختلاف الحدیث و غریب الحدیث ، علم جرح والتعدیل ، علم التخریج اور اس کے اسالیب و مناھج اور قواعد وضع حدیث کے مباحث پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں ڈاکٹر علی اصغر چشتی صاحب کے ساتھ ڈاکٹر سہیل حسن، پروفیسر محمد شریف شاکر، ڈاکٹر معین الدین ہاشمی اور ڈاکٹر تاج الدین ازہری نے بھی حصہ لیا ہے اور اس کتاب کے کچھ ابواب تحریر کئے ہیں۔ ماہرین حدیث کی کثرت کی جھلک کتاب کے عناوین سے نمایاں ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ طلباء حدیث کے لئے نہ صرف مفید ہے بلکہ ضروری ہے[46]۔ یہ کتاب تمام یونیورسٹیوں کے ایم اے اسلامیات میں داخل نصاب ہونی چاہئے۔

20. **مطالعہ نصوص حدیث**، مؤلفین: ڈاکٹر علی اصغر چشتی، ڈاکٹر معین الدین ہاشمی[47]

یہ کتاب بھی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ایم اے علوم اسلامیہ تخصص فی الحدیث کے طلباء کے لئے لکھی گئی ہے۔ یہ کورس بنیادی طور پر دو حصوں پر مشتمل ہے جس کا ایک حصہ مصادر حدیث کے تعارف اور دوسرا حصہ مطالعہ متن حدیث پر مشتمل ہے۔ یہ کورس اٹھارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ ان تمام ابواب میں صحاح ستہ سمیت اٹھائیس مصادر حدیث مثلاً موطا امام مالک، مسند احمد بن حنبل، مشکوٰۃ المصابیح، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، مسانید ابو حنیفہ، مصنف عبد الرزاق، معجم طبرانی، سنن بیہقی، سنن دار قطنی، معانی الآثار، موطا امام محمد، مسند اسحاق بن راھویہ، سنن دارمی، جامع الاصول لابن اثیر، کنزل العمال، الادب المفرد للبخاری، منتقی الاخبار لابن تیمیہ، الجمع بین الصحیحین للصاغانی اور مصابیح السنۃ، ان کی شروح کا تعارف اور منتخب مطالعہ متن حدیث شامل ہے 48 یہ کتاب بھی علم حدیث کے سلسلے میں ایک قابل قدر کاوش ہے اور طلبہ حدیث کے لئے بہت مفید ہے اور یونیورسٹیوں کے ایم اے اسلامیات کے نصاب میں اسے داخل نصاب ہونا چاہئے۔

21. **الفوائد الأصولية**، مؤلف: شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس[49]

اصول حدیث کے متعلق یہ عربی رسالہ ان بنیادی اصول پر مشتمل ہے جن کا سمجھنا کتب حدیث شروع کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے۔ اس کتاب کے مباحث کو فاضل مؤلف نے فائدہ کا عنوان دیتے ہوئے دس فوائد میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

فائدہ اولیٰ: علم حدیث کی شرافت

فائدہ ثانیہ: حدیث کی لغوی تعریف

فائدہ ثالثہ: حدیث کی اصطلاحی تعریف

فائدہ رابعہ: حدیث کی وجہ تسمیہ

فائدہ خامسہ: علم روایت الحدیث اور علم درایت الحدیث

فائدہ سادسہ: بعض مصطلحات جیسے سند، متن، اسناد، عدالت، تقویٰ وغیرہ کی وضاحت

فائدہ سابعہ: حدیث، سنت، خبر، اثر وغیرہ کا معنی و مفہوم

فائدہ ثامنہ: اقسام حدیث

اس فائدہ کے تحت سب سے پہلے خبر واحد اور خبر متواتر کی تعریف و اقسام بیان فرمائی ہیں۔ اس کے بعد خبر واحد کو مختلف اعتبارات سے تقسیم کیا ہے۔ اس میں خبر واحد کی پہلی تقسیم قبول اور رد کے اعتبار سے ہے، جس میں حدیث مقبول اور مردود کے احکامات بیان کئے گئے ہیں۔ خبر واحد کی دوسری تقسیم راویوں کی تعداد کے اعتبار سے کی ہے۔ خبر واحد کی تیسری تقسیم سند کے انتہاء کے اعتبار سے ہے جس میں مرفوع، موقوف، مقطوع احادیث اور ان کی اقسام پر بحث کی گئی ہے۔ خبر واحد کی چوتھی تقسیم راوی کی صفات کے اعتبار سے ہے اور اس کے تحت حدیث کی سولہ اقسام کو بیان کیا گیا ہے۔ پانچویں تقسیم راوی کے سقوط اور عدم سقوط کے اعتبار سے کی ہے اور اس کی سات اقسام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چھٹی تقسیم صیغ اداء کے بارے میں ہے۔ ساتویں تقسیم تعارض ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے خبر واحد کی تقسیم ہے اور اس کے تحت محکم، مختلف الحدیث، ناسخ، منسوخ اور حدیث موقوف کو بیان کیا گیا ہے۔ آٹھویں تقسیم حدیث کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے اور نہ کرنے کے بارے میں ہے اور اس کے تحت حدیث قدسی پر تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔

فائدہ تاسعہ : تحمل حدیث کی اقسام کے بارے میں ہے۔

فائدہ عاشرہ : کتب حدیث کی اقسام کے بارے میں ہے[50]۔

اس کتاب میں درج بالا تمام موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور مختصراً تمام ضروری مباحث کا احاطہ کیا گیا ہے۔ طلبہ حدیث کے لئے یہ ایک قیمتی تحفہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کی تخریج کی جائے اور اردو میں ترجمہ کیا جائے تاکہ اردو دان طبقہ بھی اس سے استفادہ کر سکے۔

22. **تفهيم الراوي شرح اردو تقريب النووی**، مؤلف: مولانا فضل اللہ شامزئی[51]

یہ تالیف اصول حدیث کی مشہور کتاب تقریب النووی کا ترجمہ و تشریح ہے۔ کتاب میں اصطلاحات حدیث کی جامع اور آسان وضاحت کی گئی ہے۔ مؤلف نے شرح ترتیب دیتے ہوئے حوالہ جات میں زیادہ تر تدریب الراوی پر اکتفا کیا ہے۔ اس شرح پر نظر ثانی مولانا فضل الرحیم صاحب شامزئی فاضل دارالعلوم دیوبند نے فرمائی ہے اور مولانا شبیر احمد نے مسودے میں املائی غلطیوں کی تصحیح کی۔ مؤلف نے کتاب شروع کرنے سے پہلے چند ابحاث پر بحث کی ہے، جن میں اصول حدیث کی تعریف، موضوع، غرض و غایت، وجہ تصنیف اور حالات مصنف شامل ہیں۔ اس کے بعد علم حدیث کی پینسٹھ انواع و اقسام کو نمبر وار بیان کیا ہے اور ان پر سیر حاصل بحث کی ہے[52]۔ شیخ الحدیث مولانا فضل الرحیم کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"مولانا فضل اللہ صاحب کی کتاب فن حدیث و اصول حدیث میں معلمین و متکلمین کے لئے جادہ مستقیم و مشعل راہ ہے۔ فاضل موصوف نے بے حد عرق ریزی اور جدوجہد کے بعد ترجمہ و تالیف کو علم حدیث اور اصول حدیث کی خدمت کا سہل اور مفید ذریعہ بنایا ہے۔ اصطلاحات حدیث کی شافی توضیح اور اس فن کے اہم مسائل پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے"۔[53]

یہ کتاب بھی علم حدیث کے سلسلے میں ایک قابل قدر کاوش ہے اور طلبہ حدیث کے لئے بہت مفید ہے۔

23. **تسہیل اصول حدیث**، مؤلف: مفتی فدا محمد حقانی[54]

تسہیل اصول حدیث، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اصول حدیث کے سلسلے میں تصانیف کی ایک کڑی ہے۔ مؤلف نے کتاب کے شروع میں حدیث کے لغوی و اصطلاحی معنی، علم الحدیث کی تعریف، موضوع، غرض و غایت، علم حدیث کی اقسام، اقسام تحمل حدیث، طرق ادائے حدیث، حجیت حدیث اور منکرین حدیث کے دلائل پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد تدوین حدیث، انواع المصنفات فی الحدیث، طبقات کتب الحدیث، علم حدیث کے کثیر التصانیف مصنفین، طبقات الرواۃ اور احادیث کی تصحیح و تضعیف کے اصول جیسے اہم موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ اس کے بعد مؤلف نے اکابر محدثین و مجتہدین کے مختصر اور جامع سوانح اور احادیث نبویہ ﷺ سے متعلق ان کی

خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔ ان محدثین میں صحاح ستہ کے مصنفین کے علاوہ امام طحاوی، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام ابو حنیفہ، امام دارمی، امام دار قطنی، امام بیہقی، امام رزین، صاحب مصابیح اور صاحب مشکوٰۃ کے احوال و آثار کو بیان فرمایا ہے۔ مختصراً یہ کہ مصنف نے اصول حدیث کے جملہ پہلوؤں کو سمیٹنے اور ان پر سیر حاصل بحث کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنی اس کاوش میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ یہ کتاب طلباء حدیث کے لئے ایک عظیم علمی تحفہ ہے۔ اس کتاب میں تحقیقی اعتبار سے چند کمزوریاں موجود ہیں جن کی طرف اگر توجہ دی گئی اور ان پر نظر ثانی کی گئی تو یہ کتاب اصول تحقیق کے معیار پر پورا اترنے کے ساتھ ساتھ اس کا دائرہ بھی وسیع ہو جائے گا۔

1۔ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، عربی اقتباسات اور اقوال کا اردو میں ترجمہ نہیں کیا گیا ہے۔

2۔ بعض جگہوں پر کتاب کا حوالہ بالکل نہیں دیا گیا یا صرف کتاب کے نام پر اکتفا کیا گیا ہے۔

بہر حال یہ کتاب طلبہ حدیث کی ضرورت کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی کتب خانہ میں ایک گراں قدر اضافہ ہے[55]۔

24. **فهم الحثيث في اصطلاحات الحديث**، مؤلف: مولانا محمد ایاز پشاور[56]

فہم الحثیث فی اصطلاحات الحدیث علم حدیث کے اصول اور اصطلاحات پر مختصر، آسان اور جامع انداز میں بہترین مجموعہ ہے۔ مؤلف نے کتاب کو ایک مقدمہ، تین ابواب اور ایک ضمیمہ میں تقسیم کیا ہے۔ کتاب کے آغاز میں علم مصطلح الحدیث کی تعریف، موضوع اور ثمرہ بیان کرنے کے ساتھ بعض ضروری تعریفات اور اصطلاحات مثلاً راوی، مروی، سند، مسند، محدث اور حافظ کی وضاحت کی گئی ہے اور آخر میں طبقات رواۃ کو بیان کیا گیا ہے۔

باب اول میں حدیث، اقسام حدیث، علوم الحدیث، علم روایت اور علم درایت پر جامع بحث کی گئی ہے اور اس سلسلے میں اصول حدیث میں لکھی گئی اہم اور مشہور کتابوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اقسام حدیث میں تمام احادیث کو مختلف اقسام کے تحت تقسیم کیا گیا ہے جس سے قاری کو یہ بات سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ کون سی حدیث کس تعریف کے تحت آئے گی۔ اصطلاحات کی تعریفات کرتے ہوئے زبان انتہائی سادہ اور آسان استعمال کی گئی ہے جس کے سمجھنے میں قاری دقت محسوس نہیں کرتا، اور باب کے آخر میں نقشہ اقسام حدیث کے ذریعے تمام انواع حدیث کو مختلف خانوں میں تقسیم کر کے تفہیم حدیث کا ایک خوبصورت انداز اپنایا ہے۔

باب دوم میں تحمل و اداء حدیث، اقسام کتب حدیث، طبقات المحدثین، طبقات الرواۃ، بیان صحاح ستہ اور ان کا

مرتبہ اور ان کے شروط پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

باب سوم میں جرح و تعدیل کا بیان ہے۔ اسی طرح اس باب میں محدث اور طالب حدیث کے آداب و اخلاق اور رباعیات امام بخاری بیان کرنے کے بعد بطور ضمیمہ مختصر ا مصطلح الحدیث (سوالاً جواباً) ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف کی طرف سے شامل کر کے رسالے کو رونق بخشی گئی ہے۔

مؤلف نے ہر موضوع پر بحث کرنے کے بعد اس عنوان پر لکھی گئی مشہور و معروف کتب کا تذکرہ بھی کیا ہے اور یہی اسلوب پوری کتاب میں دکھائی دیتا ہے[57]۔

اس کتاب کے بارے میں ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف لکھتے ہیں کہ مصطلح الحدیث کا یہ مختصر رسالہ "فہم الحثیث فی اصطلاحات الحدیث" مبتدیوں کے لئے نہایت بیش قیمت ہے، جو آسان اور سادہ زبان میں لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے طلباء کے لئے مفید اور مؤلف کے لئے اجر آخرت کا ذریعہ بنائے[58]۔

مختصر ایہ کہ یہ کتاب اصول الحدیث اور اصطلاحات الحدیث کے سلسلے میں ایک اچھی کاوش ہے جو دینی مدارس کے طلباء کے علاوہ یونیورسٹی کے طلباء کے لئے عموماً اور ایم اے اسلامیات کے طلباء کے لئے خصوصاً بہت مفید ہے۔

25. علوم حدیث، مؤلف: مولانا حیدر علی مینوی[59]

یہ کتاب دورہ حدیث کے طلباء و طالبات کی ضرورت کے پیش نظر لکھی گئی ہے۔ اس میں اصول حدیث، تدوین حدیث اور علوم الحدیث کے ان موضوعات پر قلم اٹھایا گیا ہے جن کی ضرورت دورہ حدیث کے ایک طالب علم کو ہوتی ہے۔ اس کتاب میں مولانا حیدر علی مینوی نے تدوین حدیث اور اس کے متعلق تمام علوم ضروریہ کو مفصل طور پر بیان کیا ہے، گویا مسلمانوں کے ان جانفشانیوں کا مرقع ہے جو انہوں نے اللہ تعالی کے آخری پیغمبر ﷺ کے ایک ایک حرف کو محفوظ کرنے کے لئے اٹھائی ہیں تاکہ امانت وحی کی ذمہ داری میں کسی قسم کا رخنہ نہ آنے پائے۔ اس کتاب میں علم اصول حدیث کے مبادیات کا تعارف اور تدوین، صحاح ستہ کی خصوصیات، ان کے مصنفین اور محدثین کے حالات زندگی، مؤلفات، شرائط اور جرح و تعدیل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اصول تحقیق کے لحاظ سے اس کتاب میں چند کمزوریاں پائی جاتی ہیں جنہیں دور کرنے سے کتاب کی افادیت بڑھ سکتی ہے۔ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، عربی اقوال اور اقتباسات اور کا اردو ترجمہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے اس سے عربی سمجھنے والے طلبہ تو استفادہ کرتے ہیں۔ حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ کتاب میں اکثر حوالہ نہیں دیا گیا اور جہاں دیا گیا ہے صرف کتاب کے نام پر اکتفا کیا گیا ہے[60]۔ بایں ہمہ یہ کتاب جہاں طلباء کی ضروریات کو پورا

کرتی ہے وہاں دیگر اہل علم کے لئے بھی ایک بیش بہا سرمایہ اور اسلامی کتب خانہ میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔

26. **خلاصة الاصول فی مصطلح احادیث الرسول**(غیر مطبوع)، تالیف:مولانا روح الامین

یہ کتاب آپ نے اصول حدیث کے متعلق تالیف فرمائی ہے۔ یہ ابھی تک مسودہ ہے اور چھپا نہیں۔ آپ کے صاحبزادے مولانا ضیاء الحق سے اس سلسلے میں ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اس مسودہ کی طباعت کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے[61]۔ آپ نے مختلف کتب حدیث اور اصول حدیث سے انتخاب کر کے ایک مختصر رسالہ تصنیف فرمایا ہے جو تقریباً60،70 صفحات پر مشتمل ہے۔ اصول حدیث کے سلسلے میں یہ ایک مفید اور قابل قدر کاوش ہے۔

بہر حال ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کتاب کی تخریج کی جائے اور اس کے بعد اس کی طباعت کی جائے تاکہ طلباء حدیث کے ساتھ محققین کے لئے بھی فائدہ مند ہو اور تحقیق کے اصولوں پر پوری اتر سکے۔

خلاصہ بحث

وطنِ عزیز کا صوبہ خیبر پختونخواہ دینی لحاظ سے ایک زرخیز خطہ ہے جہاں پر سینکڑوں نامور علماء، فضلاء، مشائخ و مفکرین ایسے ہیں جو اپنے علم و ادب کی ضیاء پاشی سے جہل کی تاریکیوں اور ظلمتوں کو کافور کر دیتے ہیں۔ تحقیق و تدقیق کے نئے نئے زاویے روشناس کرا دیتے ہیں اور اسلامی علوم وفنون کو سینوں سے سفینوں میں منتقل کرتے رہے ہیں، لیکن اسباب و وسائل کی کمی اور اپنی سادہ بود و باش اور منکسر مزاجی کے سبب نسبتاً گم نام ہیں یا بہت کم لوگ ان کی تصنیف و تالیف کے میدان میں ان کی گرانقدر کاوشوں سے واقف ہیں۔ دیگر علوم کی طرح علوم الحدیث اور اصول حدیث کے باب میں بھی یہاں کے علماء نے قابل قدر کتب تالیف فرمائیں ہیں۔ ذیل کی سطور میں اسی تحریری لٹریچر کا تعارفی جائزہ پیش کیا جائے گا تاکہ اس سلسلے کے علمی کام کے بارے میں معلومات یکجا ہو سکیں۔ اس طرح اس مکمل جائزے سے اندازہ ہو گا کہ اصول حدیث میں علماء خیبر پختونخوا کی خدمات کا گرانقدر حصہ کس قدر موجود ہے، اور اس سے استفادہ کیسے ممکن ہے۔

نتائج بحث

- صوبہ خیبر پختونخوا علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت کے لحاظ سے وطنِ عزیز کا زرخیز خطہ ہے یہاں کے نامور علمائے کرام نے علوم اسلامیہ کے دیگر مجالات کے ساتھ ساتھ علوم حدیث میں بھی گراں قدر علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دی ہیں۔
- یہاں کے علماء نے اگرچہ بہت کچھ اس باب میں تالیف فرمایا ہے، لیکن افسوس ہے کہ علم حدیث کا ایک وسیع

ذخیرہ اسباب ووسائل کی کمی اور بے توجہی کی بدولت ضائع ہو چکا ہے۔

- خیبر پختونخوا میں موجود مخطوطات ر غیر مطبوعہ کتب علم حدیث کے باب میں ایک وقیع علمی ذخیرہ ہے، جو طلبہ حدیث اور اہل علم کی نظروں سے اوجھل ہے۔

سفارشات

- علماء خیبر پختونخوا کے اہل علم کی اصول حدیث کے حوالے سے تالیفات کے تعارف کا اجمالی کام تو مقالہ نگار نے کر لیا ہے، لیکن اس کام کو تفصیل سے سر انجام دینے کی ضرورت ہے، اگر کوئی محقق اس پر تفصیلی کام کرنا چاہے تو یہ ایک مفید کام ہو گا۔

خیبر پختونخوا میں احادیث کے ایسے متعدد اساتذہ ہیں جن کی درسی تقاریر آڈیو یا تحریری طور پر ضبط کیے جا چکے ہیں پر بھی تحقیقی کام کرنے کی گنجائش موجود ہے، محققین سے اس کام کی طرف توجہ دینے کی التماس کی جاتی ہے۔

References

[1] Al Mā'da:16

[2] Mālik Bin Anas, Mū'tta Imām Mālik,Tahqīq: Muhammad Mustaf ā Al A'azmī, Bāb Ṭalab al Hadith min indi Ahlihi (Muassasa Zāhid bin Sultān,Abū Ẓabi,2004)

[3] Alawī, Dr.Khālid,Usūl al Hadīth Muṣtalahāt al Ulūm (Al Faisal Nāsherān e Kutub,Lahore.2001)Pg: 36

[4] Qazwainī, Ibne Māja, Muhammad Bin Yazīd Sunan Ibne Māja, Bāb man Balagha ilman (Dār al Ihyā' al Kutub Al Arabia, Halab, Egypt) Pg:98

[5] Assaba'ī,Dr.Mustafá Hassan, Al Sunnah Wa Makānatuha Fī Tashrī'ī al Islāmī,Urdū Tarjama,Hadith Rasūl ka Tashri'ī Maqām:Ghulām Ahmad Harīrī (Malik Sons Faisal Abād,2006) 197

[6] Molānā Zāhid al Rāshidī, Khidmat e Hadith Mojūda Kām or Mustaqbil ki zaroriyāt, Mahnāma al Sharia Gujrānwala, Vol: 16, Issue 5, Pg: 3, May 2005.

[7] Colonel, Fuyūz al Rahman, Mashāhīr Ulama' e Sarhad (Majlis Nashriyāt e Islām Nāzim Abād Karachi) Pg: 186.

[8] Usmānī, Molānā Abdul Aziz, Istijla ul Basar Min Shrhe Nuhkbat al Fikr, P:57, Bahawālā Fikro Nazar 42-43, Rabī' al Awal to Sha'abān ,1426, April to September 2005.

[9] Mashāhīr Ulama e Sarhad, Pg: 73

[10] Dr.Munīr Ahmad, Bar e Saghīr me Usūl e Hadith k Urdū Kutūb ka Tahqīqī Jāiza, (PhD Thesis, NUML, Islamabad)Pg:105

[11] Ibid.

[12] Hazārwī, Molānā Muhammad Siddīq, Ta āruf Ulamā e Ahle Sunnat (Maktaba Qādiria, Jāmia Qādiria Nizāmia, Lohāri Darwāzā, Lahore 381-383)

-ہزاروی، قاضی غلام محمود، عمدۃ الاصول فی حدیث الرسول، کتب خانہ غوثیہ چشتیہ جادہ، جہلم

[13] Hazārwī, Qaḍī Ghulām Mahmūd, Umda al Rasūl Fī Hadīth Rasūl, (Kutūb Khānā Ghothia Chishtīa , Jehlum)
[14] Qādrī, Muhammad Amīr Shāh, Taẓkira Ulamā‘ wa Mashāyikh Sārhad (Maktaba al Ḥasan Yaka Tūt Peshāwar) Vol:1, Pg:74
[15] Tazkira Ulama wa Mashūyikh Sarhad, Vol:1,Pg:252
[16] Peshāwarī,Shah Muhammad Ghous,Durj al Durar fī Usūl e Ḥadīth e Khair al Bashar,Mutarajem:Sāhibzāda Ḥāfiẓ Alī Ahmad Peshāwarī, Maktaba al Ḥasan Yaka Tūt Peshāwar,1367 AH
[17] Mashāheer Ulamā‘ Sarhad, Pg:376
[18] Kaka Khaīl,Molānā Anwār al Ḥaq,Anwār un Nazar Sharah Nukhba al Fikr(Muhammad Naṭīr wa Abdul Raūf Siddiqī Tājirān kutub, Mansehra, Edition second, 1957
[19] Muhammad Qāsim, Tazkira Ulama e Khyber Pakhtun Khuwa (Dār al Qurān wa Sunnah, A´dīnā Swābī, 2015.) 438-439.
[20] Molānā sayed Gul Bādshah,Usūl e Hadith,(Manzūr e aam Press,Peshāwar
[21]Tazkira ‘Ulāma e Khyber PakhtunKhwa, P : 271.
[22] Ibid.
[23] Ibid.
[24]Ibid,Pg:4
[25]Tazkira ‘Ulamā e Khyber PakhtunKhwa, Pg: 604
[26] Shāmzai,Muftī Nizām al Dīn, Sharah Muqādima Sahīh Muslim, (Dār al Tasnīf wa Talīf , Jāmia Fārūqia , Karachi)
[27] Tazkira ‘Ulamā e Khyber PakhtunKhwa, Pg: 494
[28] Madanī, Muhammad Hasan jān, Ahsan al Khabar Fī Mabādī Ilm al Aṭhar, (Imdād al ‘Ulūm, Peshāwar.
[29] Tazkira Ulamā e Khyber PakhtunKhwā, Pg: 543
[30] Zarūbwī,Muftī Muhammad Farīd,Fathuk Muni´m Sharah Muqaddima Saheeh Muslim(Publisher,Wali Khān bin Muntaẓar Khan,Akora Khatak)
[31] Kārwān- e -Aakhirat (Mutamar al Muṣaniffīn, Akora Khatak, Noshehra) 57 -60
[32] Molānā Maghfūr ullah, Durūs -e -Muslim Fī Muqaddima Saḥeeh Muslim, Tarteeb -o -Tahqīq, Molānā Fazal Ghafūr (Motamar ul Musaniffeen, Akora Khatak, Noshehra)
[33] Interview Molānā Muḥammad Idrīs, Khatīb Jāmia Masjid al Raḥman, Dated: August 08, 2017.
[34] Mainavi,Molanā Abdul Rahmān,Jawaher ul Usool fi Mustalih Ahadīs al Rasūl, Urdu Translation: Molānā Muhammad Idrīs(Maktaba Tohīd o Sunnat,Mohallalah Jhangi,Peshāwar)
[35] Molanā Muhammad Idress,Usool ul Hadith(Kutab Khāna Akramia,Peshawār)4.
[36] Ibid.
[37] Interview, Mufti Muhammad Siddīq Hazārvī, Sheikh ul Hadith Jāmia Hajveria, Dātā Darbār, Lāhore, March 08,2017.
[38] Hazārvī, Muftī Muhammad Siddiqī,Istilahat e Hadith, Urdu Translation:Taisīr Mustalah ul Hadith (Maktaba Ahl e Sunnat, Jamia Nizamia, Lohari Darwāzā, Lahore)
[39] Hanif, Dr.Sirāj ul Islam, Marifat o Uloom el Hadith (Dārul Qurān Wa Sunnah, Hosai, Shabāz Gari, Mardān, 2007) 116-117.
[40]Shashmāhi, Nuqta Nazar, Islamabad, Dr Taj u Din Azhari, Marifat o Uloom ul Hadith, Issue:24, March-April, 2009, P:26-30.
[41] Hanīf, Dr.Sirāj ul Islam, Marifat o Uloom el Hadith (Darul Qurān Wa Sunnah

Hosai, Shabāz Gari, Mardān, 2007)

[42] Interview, Qāri Rohullah madāni, Dar ul Qurān, Peshāwar, Dated : March 22, 2017.

[43] Madāni,Qāri Roohullah Muhammad Umar**,** Ilm e Hadith aur us ki Irtiqa (NIPA, Peshāwar,1989)

[45]Chishtī, Prof. Dr. Ali Asghar, Mutala e Hadith (Department of Hadith And Seerah, Faculty of Arabic and Islamic Studies, AIOU, Islamabad, 2004)

[46] Chishti, Prof. Dr. Ali Asghar, Qawāid o Musealahat e Hadith (Department of Hadith And Sīrah, Faculty of Arabic and Islāmic Studies, AIOU, Islāmabād, 2001)

[48]Chishti, Prof. Dr. Ali Asghar, Hashmi,Dr. Moeen u Din, Mutala Nusoos e Hadith (Department of Hadith And Sīrah, Faculty of Arabic and Islāmic Studies, AIOU, Islāmabād)

[50]Shaikh ul Hadith Molānā Muhammad Idrīs, Al Fawāyid ul Usoolia (Maktaba Rahmaniya, Mohallah Jhangi, Peshāwār)

[51] Interview, Molānā Fazlullah Shamzai, ūstad- e -Hadiṯh, Jamia Farīdiah, Islamabad, Dated: Jan 07, 2018.

[52] Shamzai, Molānā Fazal ullah,Tafheem ur Ravi,(Maktaba Jamia Faridia, Islamabad,2008)

[53] Ibid.

[54]Intreview ,Muftī Fidā Muhammad Haqqāni, Mudarris Jāmia Rahmānia, Manai, Swabi, Dated: Feb 10, 2017.

[55] Haqqāni, Mufti Fidā Muhammad, Tashīl Usool ul Hadith,(Maktaba Rahmania,Urdu Bazar,Lahore)

[56] Interview, Molānā Muhammad Ayāz, Muhtamim Jāmia Tableegh ul Qurān, Yousaf abād, Peshāwār,Feb, 2017.

[57] Durrāni, Molānā Muhammad Ayāz , Fahmul Hasses Fi Istilāhat al Hadith (Isha at Academy,Mohallah Jhangi, Peshawar, 2006

[58] Ibid.

[59]Interview, Molānā Haider Ali Manvi, Dār-al-Uloom Rahmāniah Mainai, Swābi,Feb10, 2017.

[60] Mainvi, Molana Haider Ali, Uloom ul Hadith (Farooqi Kutab Khana, Akora Khatak, Noshehra**.**

[61] Interview, Molānā Ziā ul Haq, Sahibzādā Molānā Roohul Amin, Jāmiat al Qurān Wa Sunnah Lilbanāt, Chārsada, Feb 08, 2017**.**